عرب جمہوریہ مصر ۲۳ربیع اول ۱۴۴۳ھ

وزارت اوقاف ۲۹ اکتوبر ۲۰۲۱ء

عمومی املاک کے فوائد کا احترام اور ان کو نقصان پہنچانے کے خطرات

بیشک دین اسلام تعمیر وترقی، مرمت، صفائی ستھرائی، درستگی اور اصلاح کرنے کا دین ہے، تمام آسمانی شریعتوں نے ان اعلی اقدار کی دعوت دی ہے، ارشاد باری ہے: {وَقَالَ مُوسَى لِأَخِيهِ هَارُونَ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَأَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ} "اور موسی نے اپنے بھائی ہارون سے کہا تم میری قوم میں میرا نائب بنے رہنا، اور اصلاح کرتے رہنا اور فساد کرنے والوں کے راستے پر مت چلنا"۔ اور شعیب علیہ السلام کی زبانی ارشاد فرمایا: {إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ} "میرا ارادہ تو اپنی طاقت بھر اصلاح کرنے کا ہی ہے۔ میری توفیق اللہ ہی کی مدد سے ہے، اسی پر میرا بھروسہ ہے اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں"۔

اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ ریاست جو عمومی املاک تعمیر کرتی ہے اور ان کی بہتری کے لئے کام کرتی ہے ان کی حفاظت کرنا اصلاح کی ہی ایک صورت ہے جس کا فائدہ سارے معاشرے کو حاصل ہوتا ہے، کیونکہ ان سے نفع اٹھانے کا حق کسی ایک متعین شخص یا گروہ کی ملکیت نہیں ہے بلکہ وہ سارے معاشرے کی ملکیت ہے، جس طرح ہم سب ان عمومی املاک سے نفع اٹھاتے ہیں اسی طرح ہم سب کی ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم ان کی حفاظت کریں، اور ان کو تباہ کرنے اور ان کو معطل کرنے والے فتنہ پرور لوگوں کے ہاتھوں کو روکیں۔

عمومی املاک پر ڈیوٹی دینے والے ہر شخص کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی ڈیوٹی پورے اخلاص اور اچھے طریقے سے دے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: "بیشک اللہ تعالی اس بات کو پسند کرتا ہے

کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کو سرانجام دے تو اسے پختگی سے سرانجام دے"، اسی طرح ان عمومی املاک سے نفع اٹھانے والے شخص کی یہ بھی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ ان کو اس طریقے سے استعمال کرے جس میں کوئی نقصان، تباہی اور اسراف نہ ہو، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "نہ کسی کو تکلیف دو اور نہ خود تکلیف اٹھاؤ"۔ اس سے معاشرے کے افراد کے درمیان خیر اور عوامی بھلائی کے لئے باہمی تعاون کی فضا قائم ہوتی ہے، ارشاد باری ہے: {وَتَعَاوَنُوا عَلَى البِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الإِثْمِ وَالعُدْوَانِ} "اور بھلائی اور تقوی پر ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی پر ایک دوسرے سے تعاون مت کرو"۔

عمومی املاک کی حفاظت کرنا ایک دینی، قومی اور انسانی فریضہ ہے، اور یہ فریضہ صرف ان عمومی املاک کی حفاظت کرنے تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ اس کا دائرہ کار ان کی تعمیر وترقی کے لئے کردار ادار کرنے کو بھی شامل ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "سات چیزیں ایسی ہیں جن کا اجر بندے کو اس کی موت کے بعد اس کی قبر میں بھی اس کو ملتا ہے: جس نے کوئی علم سکھایا، یا کوئی نہر وسیع کی، یا کوئی کنواں کھودا، یا کوئی درخت لگایا، یا کوئی مسجد بنائی، یا کسی کو قرآن کریم دیا، یا کوئی اولاد اپنے پیچھے چھوڑ دیا جو اس کی موت کے بعد اس کے لئے بخشش کی دعا کرتی ہو"۔

حدیث پاک کے الفاظ "جس نے کوئی نہر وسیع کی ہو" پر پانی کی نِکاسی اور سپلائی کے تمام تر ذرائع کو قیاس کیا جاسکتا ہے، اور ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم ان کو صاف ستھرا رکھیں اور ان کو کشادہ کریں، نہ کہ ان پر تجاوز کرتے ہوئے ان کو تنگ کر دیں، اسی طرح ایک عوامی راستے کی ہمیں حفاظت کرنی چاہیے نہ کہ اس پر تجاوزات کرتے ہوئے اس کو گزرنے والوں کے لئے تنگ کر دیں یا اس پر کُوڑا کرکٹ وغیرہ پھینکیں۔

جو شخص ان عمومی املاک کو خود فائدہ دینے کی صلاحیت نہیں رکھتا تو اسے دوسروں کو ایسا کرنے کی ترغیب دینی چاہیے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: "نیکی کی طرف راہ نمائی کرنے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے"، اور اگر وہ یہ بھی نہیں کر سکتا تو کم از کم ان کو نقصان پہنچانے سے اپنے ہاتھوں کو روک کر رکھے، کیونکہ ارشاد باری ہے: {إِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ} "بیشک اللہ تعالی فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا"۔ اور دوسرے مقام پر ارشاد باری ہے: {وَاللهُ لَا يُحِبُّ الفَسَادَ} "اور اللہ تعالی فساد کو پسند نہیں کرتا"۔ اسی طرح ہم پر فرض ہے کہ ہم ہمیشہ ان کی حفاظت کرنے اور ان کا اچھا استعمال کرنے کی کوشش کریں۔

اور ہم اس بات کی بھی تاکید کرتے ہیں کہ ادارے، مدارس، ہسپتال، راستے، سڑکیں اور ذرائع نقل و حرکت جیسی تمام تر عمومی املاک ہمارے ہاتھوں میں امانت ہیں جن کے بارے میں ہم سب کا محاسبہ کیا جائے گا، کسی بھی صورت ان کو نقصان پہنچانا، ان کو ضائع کرنا یا ان کا غلط استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔

برادران اسلام!

بلاشبہ عمومی املاک کی حفاظت کرنا اور ان کو نقصان نہ پہنچانا بھلائی کی راہ اور فلاح و کامرانی کا راستہ ہے، اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکلیف دہ چیز دور کرنے کو ایمان کا شعبہ، صدقہ اور جنت میں داخل ہونے کا سبب قرار دیا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: "ایمان کے ساٹھ سے زائد یا ستر سے زائد شعبے ہیں، ان میں سب سے افضل و اعلی شعبہ لا الہ الا اللہ کہنا، اور سب سے ادنی راستے سے تکلیف دہ چیز کو دور کرنا ہے"۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سچا مسلم وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگوں محفوظ رہے"، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے شر کو لوگوں سے روکو یہی تمہاری طرف سے تمہارے اوپر صدقہ ہے"۔

آج ہمیں کتنی اشد ضرورت ہے کہ ہم وطن، اس کے ذخائر اور قدرتی وسائل کی حفاظت کے متعلق دینی اور قومی ذمہ داری کا شعور اجاگر کرنے کے ذریعے عمومی املاک کی اہمیت اور ان کی حفاظت کی ذمہ داری سے آگاہ ہوں، ارشاد باری ہے: {فَمَنِ اتَّقَى وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ} "پس جس نے تقوی اختیار کیا اور اصلاح کی تو ان پر نہ تو کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے"۔

اے اللہ مصر اور دنیا کے تمام ممالک کی حفاظت فرما۔ آمین